

خَيْرٌ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ

خَيْرٌ	تَجِدُوهُ	عِنْدَ اللَّهِ	هُوَ خَيْرًا	وَأَعْظَمَ
نیک عمل	پاؤں کے اسکو	اللہ کے ہاں	وہ بہتر	اور بڑا

اس کو خدا کے ہاں بہتر اور صلے میں بزرگتر پاؤں

أَجْرًا وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۲۰

أَجْرًا	وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ	إِنَّ اللَّهَ	غَفُورٌ	رَحِيمٌ
صلے میں	اور بخشش مانگتے رہو اللہ سے	یہی اللہ	بخشنے والا	نہایت رحم کرنے والا ہے

گے۔ اور خدا سے بخشش مانگتے رہو۔ بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يَا أَيُّهَا الْمُدْتَرُّ ۱ قُمْ فَأَنْذِرْ ۲ وَرَبِّكَ

يَا أَيُّهَا الْمُدْتَرُّ	قُمْ	فَأَنْذِرْ	وَرَبِّكَ
اے کپڑا اوڑھنے والے	اٹھو	پس ڈراؤ (لوگوں کو)	اور پروردگار اپنے کی

اے (محمدؐ) جو کپڑا لپیٹنے پڑے ہو۔ اٹھو اور ہدایت کرو۔ اور اپنے پروردگار کی

فَكَبِّرْ ۳ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۴ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۵

فَكَبِّرْ	وَرَبِّكَ	فَطَهِّرْ	وَالرُّجْزَ	فَاهْجُرْ
پس بڑائی بیان کرو	اور کپڑے اپنے	پس پاک رکھو	اور ناپاکی سے	پس دور رہو

بڑائی کرو۔ اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو۔ اور ناپاکی سے دور رہو۔

افعال: طَهِّرْ: تو پاک رہو نَطْهِيرُ سے امر واحد حاضر مذکر۔ اَهْجُرْ: تو دور رہو تو چھوڑ دے (نصر) اَهْجُرْ سے امر واحد حاضر مذکر۔

اسماء: الْمُدْتَرُّ: اوپر سے کپڑا اوڑھنے والا تَدْتَرُّ سے اسم فاعل (واحد مذکر) یہاں بھی الْمُزْمَلُ کی طرح تاء کو دال میں مدغم کیا گیا ہے یعنی اصل میں الْمُتَدْتَرُّ تھا۔ الرُّجْزُ: پلیدی گناہ عذاب۔

سُورَةُ الْمُدْتَرِّ

آیت ۲۱: حضور ﷺ پر

پہلی وحی کے بعد کچھ عرصہ وحی

کا سلسلہ بند رہا۔ حضور نے

وحی کا سلسلہ بند رہنے کے

زمانے کا ذکر کرتے ہوئے

فرمایا: ایک روز میں راستے

سے گزر رہا تھا کہ یکا یک

میں نے آسمان سے ایک

آواز سنی سر اٹھایا تو دیکھا کہ

وہی فرشتہ جو غار حرا میں

میرے پاس آیا تھا آسمان اور

زمین کے درمیان ایک کرسی

پر بیٹھا ہوا ہے۔ میں یہ دیکھ کر

سخت دہشت زدہ ہو گیا اور

گھر پہنچ کر میں نے کہا مجھے

اڑھاؤ مجھے اڑھاؤ۔ چنانچہ

گھروالوں نے مجھ پر مخالف یا

کھیل اڑھا دیا۔ اسی وقت

اللہ نے وحی نازل کی کہ

میرے پیارے نبی! تم اوڑھ

لپیٹ کر لیٹ کہاں گئے تم پر

تو ایک عظیم کام ڈالا گیا ہے۔

اٹھو اور پورے عزم کے

ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور اللہ

کے بے خبر بندوں کو خبردار کرو

کہ تم اپنے ایک ایک عمل کے

لیے اپنے رب کے سامنے

جوابدہ ہو۔

آیت ۳: یعنی یہ اعلان

کرو کہ اللہ سب سے بڑا

ہے۔ دنیا میں جو بھی بڑا بنا ہوا ہے اس کی بڑائی کی نفی کر دو۔

آیت ۳: یعنی اپنے

کپڑے نجاست سے پاک

رکھو۔ جسم اور لباس کی

پاکیزگی اور روح کی پاکیزگی

لازم و ملزم ہے۔ اپنا لباس

صاف ستھرا رکھو۔ اپنا دامن

پاک رکھو یعنی اپنے معاملات

کو پاک رکھو اپنے اخلاق کو

پاک رکھو۔

آیت ۵: گندگی سے دور

رہو عقائد کی گندگی خیالات

کی گندگی اخلاق کی گندگی

اعمال کی گندگی جسم اور لباس

کی گندگی رہن سہن کی گندگی

مطلب کہ ہر قسم کی گندگی سے

دور رہو۔

آیت ۶: یعنی اللہ کے

لیے احسان کرو دنیاوی فائدہ

حاصل کرنے کے لیے

احسان نہ کرو۔ ہدایت کا کام

بے غرضانہ کرو۔ اپنی ذات

کے لیے فائدہ حاصل کرنے

کے لیے نہیں بلکہ اللہ کی رضا

حاصل کرنے کے لیے

وَلَا تَمَنَّ تَسْتَكْبِرُ ۷) وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرُ ۷ ط

وَلَا	تَمَنَّ	تَسْتَكْبِرُ	وَلِرَبِّكَ	فَاصْبِرُ
اور نہ	احسان کرو	کر زیادہ کے طالب ہو	اور پروردگار اپنے کیلئے	پس صبر کرو

اور (اس نیت سے) احسان نہ کرو کہ اس سے زیادہ کے طالب ہو۔ اور اپنے پروردگار کے لیے صبر کرو۔

فَإِذَا نَقَرْنَا فِي النَّاقُورِ ۸) فَذَلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ

فَإِذَا	نَقَرْنَا	فِي النَّاقُورِ	فَذَلِكَ	يَوْمَئِذٍ	يَوْمٌ
پس جب	پھونکا جائے گا	صورتوں میں	پس وہ	دن (ہوگا)	دن

جب صورت پھونکا جائے گا وہ دن مشکل کا دن

عَسِيرٌ ۹) عَلَى الْكُفْرِينَ غَيْرَ يَسِيرٍ ۱۰) ذَرْنِي

عَسِيرٌ	عَلَى الْكُفْرِينَ	غَيْرَ يَسِيرٍ	ذَرْنِي
بڑا مشکل	کافروں پر	آسان نہ ہوگا	مجھے چھوڑ دو

ہوگا۔ (یعنی) کافروں پر آسان نہ ہوگا۔ ہمیں اس شخص

وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ۱۱) وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا

وَمَنْ	خَلَقْتُ	وَحِيدًا	وَجَعَلْتُ	لَهُ	مَالًا
اور اسکو جسے	میں نے پیدا کیا	اکیلا	اور میں نے بنایا/دیا	اسکے لیے	مال

سے سمجھ لینے دو جس کو ہم نے اکیلا پیدا کیا اور مال کثیر

مَمْدُودًا ۱۲) وَبَنِينَ شُهُودًا ۱۳) وَمَهْدَتْ لَهُ

مَمْدُودًا	وَبَنِينَ	شُهُودًا	وَمَهْدَتْ	لَهُ
کثیر	اور بیٹے	حاضر رہنے والے	اور تیار کیا	اس کیلئے

دیا اور (ہر وقت اس کے پاس) حاضر رہنے والے بیٹے دیئے اور ہر طرح کے سامان

مَمْدُودًا: لا تَمَنَّ: تو احسان نہ کر (نصر) مَنْ سے: نبی واحد حاضر مذکر۔ تَسْتَكْبِرُ: تو زیادہ چاہے اسْتَكْبَرُ سے: مضارع واحد حاضر

نَقَرْنَا: (جب) پھونکا جائے گا (نصر) نَقَرْنَا سے: ماضی مجہول واحد غائب مذکر۔ جَعَلْتُ: میں نے بنایا/پیدا کیا میں نے کیا (فَعْل) جَعَلْتُ

سے: ماضی واحد تکلم۔ مَهْدَتْ: میں نے بچھایا/پھیلا یا میں نے تیار کیا تَمَهَّدْتُ سے: ماضی واحد تکلم۔

شُهُودًا: سکتے پھونکنے کا سینگ مراد صورت۔ عَسِيرٌ: سخت، مشکل، بھاری، عَسْرٌ سے: صفت مشبہ۔ وَحِيدًا: اکیلا، تَبَّ وَحْدًا سے: صفت مشبہ۔ مَمْدُودًا: بڑھایا گیا، کثیر، مَمْدٌ سے: اسم مفعول (واحد مذکر)۔

تَمَهِيدًا ۱۴) ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ ۱۵) كَلَّا إِنَّهُ

تَمَهِيدًا	ثُمَّ	يَطْمَعُ	أَنْ	أَزِيدَ	كَلَّا	إِنَّهُ
ہر طرح کا سامان	پھر	وہ طمع رکھتا ہے	کہ	زیادہ دوں	ہرگز نہیں	تحقیق

میں وسعت دی۔ ابھی خواہش رکھتا ہے کہ اور زیادہ دیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہوگا

كَانَ لِأَيَّتِنَا عَنِيدًا ۱۶) سَأَرْهِقُهُ صَعُودًا ۱۷) إِنَّهُ

كَانَ	لِأَيَّتِنَا	عَنِيدًا	سَأَرْهِقُهُ	صَعُودًا	إِنَّهُ
ہے	آئیوں ہماری کا	دشمن	غفرتیب اسے چڑھاؤں گا	بڑی چڑھائی	تحقیق اس نے

یہ ہماری آئیوں کا دشمن رہا ہے۔ ہم اسے صعود پر چڑھائیں گے۔ اس نے فکر کیا

فَكَرَّ وَقَدَّرَ ۱۸) فَكَيْفَ قَدَّرَ ۱۹) ثُمَّ قَاتَلَ

فَكَرَّ	وَقَدَّرَ	فَكَتَلَ	كَيْفَ	قَدَّرَ	ثُمَّ قَاتَلَ
سوچا	اور رائے قائم کی	پس مارا جائے	کیسی	اس نے رائے قائم کی	پھر مارا جائے

اور تجویز کی۔ یہ مارا جائے اس نے کیسی تجویز کی۔ یہ مارا جائے

كَيْفَ قَدَّرَ ۲۰) ثُمَّ نَظَرَ ۲۱) ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۲۲) لَا

كَيْفَ قَدَّرَ	ثُمَّ	نَظَرَ	ثُمَّ	عَبَسَ	وَبَسَرَ
کیسی اس نے رائے قائم کی	پھر	دیکھا	پھر اس نے تیوری چڑھائی	اور منہ بگاڑا	

اس نے کیسی تجویز کی۔ پھر تامل کیا۔ پھر تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑ لیا۔

ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۲۳) فَقَالَ إِنَّ هَذَا إِلَّا

ثُمَّ أَدْبَرَ	وَاسْتَكْبَرَ	فَقَالَ	إِنَّ	هَذَا	إِلَّا
پھر پشت پھیر کر چلا	اور تکبر کیا	پھر کہنے لگا	نہیں	یہ ہے	مگر

پھر پشت پھیر کر چلا اور (قبول حق سے) غرور کیا۔ پھر کہنے لگا 'یہ تو جادو ہے جو (انگوں سے)

افعال: أَزِيدُ: میں زیادہ کروں/ دوں (ضرب) زِيَادَةٌ سے 'مضارع واحد متکلم۔ اُرْهِقُ: میں سخت مصیبت میں مبتلا کر دوں گا' میں چڑھاؤں گا اِرْهَاقٌ سے 'مضارع واحد متکلم۔ فَكَّرَ: اس نے سوچا تَفَكُّيرٌ سے 'ماضی واحد غائب مذکر۔ بَسَّرَ: اس نے منہ بنایا (نصر) بَسْرٌ و بَسُورٌ (ترش رو ہونا) سے 'ماضی واحد غائب مذکر۔ اسما: تَمَهِيدًا: ہموار کرنا تیار کرنا مصدر ہے۔ صَعُودًا: بڑی چڑھائی سخت کھائی دوزخ کے ایک پہاڑ کا نام۔

احسان کرو۔

آیت ۷: یعنی اے

پیارے نبی! یہ کام جو

تمہارے سپرد کیا جا رہا ہے

بڑا جان جوکھوں کا کام ہے

اس راہ میں جو مشکلات

آئیں ان پر اپنے رب کی

خاطر صبر کرو۔

آیت ۸ تا ۱۰: یہ حصہ

ابتدائی سات آیات کے کچھ

ماہ بعد نازل ہوا۔ ان میں

منکرین کو خبردار کیا گیا ہے کہ

ہمارے رسول ﷺ کے

خلاف آج جو کچھ تم کر رہے

ہو اس کا انجام تم قیامت کے

دن دیکھ لو گے۔

آیت ۱۱ تا ۲۶: ان

آیات میں ولید بن مغیرہ کا

نام لیے بغیر اس کے طرز عمل

کی سخت مذمت کی گئی ہے۔

اس نے سب کفار مکہ کو جمع کیا

اور ان کے سامنے رسول اللہ

ﷺ کا نام تجویز کیا کہ تمام

عرب سے آنے والے

حاجیوں کے سامنے ان کو

جادو گر کہا جائے۔ اللہ تعالیٰ

نبی کو فرما ہے ہیں کہ اس کو

مجھ پر چھوڑ دو۔ ہم خود اس

سے نپٹ لیں گے۔ اس کو

پیدا کرنے والا میں ہوں نہ

کہ اس کے وہ خود ساختہ معبود

نام۔

جن کی حمایت میں وہ تمہاری

مخالفت کر رہا ہے.....

اس کے بارہ بیٹے تھے جو ہر

وقت اس کے پاس حاضر

رہتے تھے۔ ان میں سے

ایک خالد بن ولیدؓ سب سے

زیادہ مشہور ہوئے۔

ولید بن مغیرہ کہتا تھا کہ اگر

آخرت ہوئی اور اس میں

جنت ہوئی تو وہ مجھے ملے گی۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

نہیں، ایسا ہرگز نہیں ہوگا وہ

ہماری آیات کا مخالف ہے ہم

اس کو سخت عذاب سے دوچار

کریں گے۔

آیت ۲۷ تا ۲۸: ان

آیات میں دوزخ کی

ہولناکیوں کا ذکر کیا گیا ہے

اور بتایا گیا ہے کہ کس کردار

کے لوگ اس کے مستحق ہیں۔

جو دوزخ کا مستحق قرار پائے

گا وہ اس کو نہیں چھوڑے گی

اس کا منہ اور کھال جھلس دے

گی۔

جب یہ فرمایا کہ انیس کارکن

اس کے اوپر مقرر ہونگے تو

سِحْرٌ يُؤْتَىٰ ۲۴) إِنْ هَذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۲۵) ط

سِحْرٌ	يُؤْتَىٰ	إِنْ	هَذَا	إِلَّا قَوْلُ	الْبَشَرِ
جادو	انہوں سے نقل کیا جاتا ہے	نہیں	یہ	مگر کلام ہے	بشر کا

نقل ہوتا چلا آیا ہے۔ (پھر بولا) یہ (خدا کا کلام نہیں بلکہ) بشر کا کلام ہے۔

سَأُصَلِّيهِ سَقَرًا ۲۶) وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرٌ ۲۷) ط

سَأُصَلِّيهِ	سَقَرًا	وَمَا	أَدْرَاكَ	مَا سَقَرٌ
عنقریب میں اس کو ڈالوں گا	سقر/دوزخ میں	اور کیا	تم سمجھے	کہ سقر کیا ہے

ہم عنقریب اس کو سقر میں داخل کریں گے۔ اور تم کیا سمجھے کہ سقر کیا ہے؟

لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ۲۸) لَوَّاحَةٌ لِلْبَشَرِ ۲۹) عَلَيْهَا

لَا تُبْقِي	وَلَا تَذَرُ	لَوَّاحَةٌ	لِلْبَشَرِ	عَلَيْهَا
وہ نہ باقی رکھے گی	اور نہ چھوڑے گی	جھلس دینے والی	آدی کو	اس پر

(وہ آگ ہے کہ) نہ باقی رکھے گی اور نہ چھوڑے گی۔ اور بدن کو جھلس کر میاہ کر دے گی۔ اس پر

تِسْعَةَ عَشَرَ ۳۰) وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ

تِسْعَةَ عَشَرَ	وَمَا	جَعَلْنَا	أَصْحَابَ النَّارِ
انیس (داروغے)	اور نہیں	بنائے ہم نے	دوزخ کے داروغے

انہیں داروغہ ہیں۔ اور ہم نے دوزخ کے داروغہ

إِلَّا مَلَائِكَةً ۳۱) وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمُ إِلَّا فِتْنَةً

إِلَّا مَلَائِكَةً	وَمَا جَعَلْنَا	عِدَّتَهُمُ	إِلَّا فِتْنَةً
فرشتے	اور نہیں بنائی ہم نے	تعداد ان کی	مگر آزمائش کیلئے/جانچنے کو

فرشتے بنائے ہیں اور ان کا شمار کافروں کی آزمائش کے لیے مقرر کیا ہے

سِحْرٌ يُؤْتَىٰ: وہ نقل کیا جاتا ہے (نضر ضرب) اَنْسَرُ (بیان/نقل کرنا) سے مضارع مجہول واحد غائب مذکر۔ اُصْلِي: میں (اس کو)

سَأُصَلِّيهِ: اس کا اصلاء سے مضارع واحد متکلم۔ تُبْقِي: وہ باقی چھوڑتی ہے اِنْقَاءً سے مضارع واحد غائب مؤنث۔ تَذَرُ: وہ چھوڑتی

ہے (تذیر) اور تَذَرُ سے مضارع واحد غائب مؤنث۔

لَوَّاحَةٌ: رنگ بگاڑ دینے والی (گرمی کی وجہ سے) جھلسا دینے والی (نضر لَوَّحَ) (رنگ بگاڑ دینا) پیاسا ہونا ظاہر ہونا سے مبالغہ کا

لِلَّذِينَ كَفَرُوا لَيْسَتِيقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ

لِلَّذِينَ	كَفَرُوا	لَيْسَتِيقِنَ	الَّذِينَ	أُوتُوا الْكِتَابَ
ان لوگوں کیلئے جو	کافر ہوئے	تاکہ یقین کر لیں وہ	جنہیں	دی گئی کتاب

(اور) اس لیے کہ اہل کتاب یقین کریں

وَيَزِدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا وَلَا يَرْتَابَ

وَيَزِدَادَ	الَّذِينَ	آمَنُوا	إِيمَانًا	وَلَا يَرْتَابَ
اور بڑھے/زیادہ ہو	ان لوگوں کا جو	ایمان لائے	ایمان	اور نہ شک کریں

اور مومنوں کا ایمان اور زیادہ ہو اور اہل کتاب

الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ وَلِيَقُولَ

الَّذِينَ	أُوتُوا الْكِتَابَ	وَالْمُؤْمِنُونَ	وَلِيَقُولَ
وہ لوگ جنہیں	دی گئی کتاب	اور مومن	اور تاکہ کہیں

اور مومن شک نہ لائیں۔ اور اس لیے کہ جن لوگوں کے

الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا

الَّذِينَ	فِي قُلُوبِهِمْ	مَرَضٌ	وَالْكَافِرُونَ	مَاذَا
وہ لوگ	جن کے دلوں میں	مرض ہے	اور کافر	کیا

دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے اور (جو) کافر (ہیں) کہیں کہ اس مثال

أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا مَثَلًا كَذَلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ

أَرَادَ	اللَّهُ	بِهَذَا	مَثَلًا	كَذَلِكَ	يُضِلُّ اللَّهُ
ارادہ کیا	اللہ نے	اس سے	مثال	اسی طرح	گمراہ کرتا ہے اللہ

(کے بیان کرنے) سے خدا کا مقصود کیا ہے؟ اسی طرح خدا جس کو چاہتا ہے

افعال: يَسْتَيَقِنَ: (تاکہ اہل کتاب) یقین کر لیں / واضح طور پر جان لیں اِسْتَيَقِنَانَ سے مضارع واحد

غائب مذکر۔ يَزِدَادَ: (تاکہ) بڑھ جائے / زیادہ ہو جائے اَزْدِيَادًا سے مضارع واحد غائب مذکر۔

يَرْتَابَ: (تاکہ اہل کتاب اور مومن) شک میں (نہ) پڑیں اِرْتِيَابًا سے مضارع واحد غائب مذکر۔

کافروں نے ٹھٹھا مارا۔ اس پر فرمایا کہ ہوش کرو کہ وہ فرشتے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے کیسی کیسی طاقتوں کے فرشتے پیدا فرمائے ہیں۔ دوزخ کے کارکنوں کی تعداد کافروں کیلئے قند بن گئی۔ دوزخ کا حال بیان کر کے بے خبر بندوں کو خبردار کر دیا گیا ہے تاکہ وہ اپنے آپ کو اس سے بچانے کی فکر کریں۔ جنتی دوزخیوں سے پوچھیں گے کہ تمہیں کوئی چیز دوزخ میں لے گئی؟ وہ کہیں گے کہ ہم نماز نہ پڑھتے تھے، مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے، حق کے خلاف باتیں بناتے تھے، آخرت پر ایمان نہیں رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم موت کی آغوش میں پہنچ گئے۔ اب ہمارا چھکارا مشکل ہے۔

مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَمَا يَعْلَمُ			
مَنْ يَشَاءُ	وَيَهْدِي	مَنْ يَشَاءُ	وَمَا يَعْلَمُ
جسے چاہے	اور ہدایت کرتا ہے	جسے چاہے	اور نہیں جانتا
مگر اہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔ اور تمہارے پروردگار			
جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَى			
جُنُودَ	رَبِّكَ	إِلَّا هُوَ	وَمَا هِيَ
لشکروں کو	پروردگار تیرے کے	سوائے اس کے	اور نہیں یہ
مگر نصیحت نصیحت کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ یہ تو بنی آدم کے لیے			
لِلْبَشَرِ ۳۱ كَلًّا وَالْقَمَرَ ۳۲ وَاللَّيْلَ إِذْ أَدْبَرَ ۳۳			
لِلْبَشَرِ	كَلًّا	وَالْقَمَرَ	وَاللَّيْلَ
لوگوں کیلئے	ہرگز نہیں/ سچ کہتا ہوں	قسم ہے چاند کی	اور رات کی
جب وہ پیٹھ پھیرے نصیحت ہے۔ ہاں ہاں! (ہمیں) چاند کی قسم اور رات کی جب پیٹھ پھیرنے لگے۔			
وَالصُّبْحَ إِذَا أَسْفَرَ ۳۴ إِنَّهَا لَإِحدى الْكُبَرِ ۳۵			
وَالصُّبْحَ	إِذَا أَسْفَرَ	إِنَّهَا	لَإِحدى
اور صبح کی	جب وہ روشن ہو	بیٹھک وہ	ایک ہے
بڑی آفت اور صبح کی جب روشن ہو۔ کہ وہ (آگ) بہت بڑی آفت ہے۔			
نَذِيرًا لِلْبَشَرِ ۳۶ لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ			
نَذِيرًا	لِلْبَشَرِ	لِمَنْ	شَاءَ
ڈرانے والی	بنی آدم کو	اس شخص کیلئے جو	چاہے
تم میں سے یہ کہ اور بنی آدم کے لیے موجد خوف جو تم میں سے آگے بڑھنا چاہے یا			

انفال: اسْفَرَّ: وہ روشن ہوا اسْفَارَ سے ماضی واحد غائب مذکر۔

اسماء: الْكُبَرِ: بڑی مصیبتیں، سخت آفتیں، کُبْرَى کی جمع (جو کُبْرَى سے ام تفسیل واحد مؤنث ہے)۔

يَتَقَدَّمُ أَوْ يَتَأَخَّرُ ۳۷ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ

يَتَقَدَّمُ	أَوْ يَتَأَخَّرُ	كُلُّ نَفْسٍ	بِمَا	كَسَبَتْ
آگے بڑھے	پاچھے رہے	ہر شخص	اسکے بدلے جو	اس نے کمایا

پیچھے رہنا چاہے۔ ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے

رَاهِيْنَةً ۳۸ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِيْنِ ۳۹ فِيْ جَنَّتِ

رَاهِيْنَةً	إِلَّا	أَصْحَابَ الْيَمِيْنِ	فِيْ جَنَّتِ
گردی ہے	مگر	دائیں طرف والے	بہشت میں

گردی ہے۔ گردائیں طرف والے (نیک لوگ کہ وہ) بائیں بہشت میں ہوں گے

يَتَسَاءَلُوْنَ ۴۰ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۴۱ مَا سَلَكَكُمْ

يَتَسَاءَلُوْنَ	عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ	مَا سَلَكَكُمْ
پوچھتے ہو گے	مجرموں سے	کیا چیز لے آئی تمہیں

اور (پوچھتے ہوں گے) یعنی آگ میں جلتے والے (گنہگاروں سے کہ تم دوزخ میں کیوں

فِيْ سَقْرٍ ۴۲ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمَصْلِيْنَ ۴۳

فِيْ سَقْرٍ	قَالُوْا	لَمْ نَكُ	مِنَ الْمَصْلِيْنَ
دوزخ میں	وہ کہیں گے	نہ تھے ہم	نماز پڑھنے والوں میں سے

پڑے؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔

وَلَمْ نَكُ نَطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۴۴ وَكُنَّا نَحْوُ

وَلَمْ نَكُ	نَطْعِمُ	الْمِسْكِيْنَ	وَكُنَّا	نَحْوُ
اور نہیں تھے ہم	کھانا کھلاتے	مسکینوں کو	اور تھے ہم	بیہودہ باتوں میں لگے رہتے

اور نہ ہی فقیروں کو کھانا کھلاتے تھے۔ اور اہل باطل کے ساتھ مل کر

افعال: يَتَقَدَّمُ: آگے بڑھے، تَقَدَّمَ سے مضارع واحد غائب مذکر۔ يَتَأَخَّرُ: پیچھے رہے وہ تاخیر کرنے

تَأَخَّرَ سے مضارع واحد غائب مذکر۔

اسماء: رَاهِيْنَةً: گرد و گردی رکھی ہوئی چیز۔

مَعَ الْخَاطِئِينَ ۴۵ وَكُنَّا نَكْذِبُ بِيَوْمٍ

مَعَ الْخَاطِئِينَ	وَكُنَّا	نَكْذِبُ	بِيَوْمٍ
ساتھ بیہودہ بحث کرنے والوں کے	اور تھے ہم	جھٹلاتے	روز

(حق سے) انکار کرتے تھے۔ اور روزِ جزا کو جھٹلاتے

الَّذِينَ ۴۶ حَتَّىٰ أَتَيْنَا الْيَقِينَ ۴۷ فَمَا تَنْفَعُهُمْ

الَّذِينَ	حَتَّىٰ	أَتَيْنَا	الْيَقِينَ	فَمَا	تَنْفَعُهُمْ
جزا کو	یہاں تک کہ	آگئی ہمیں	موت	پس نہ	فائدہ دے گی ان کو

تھے۔ یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی۔ تو (اس حال میں) سفارش کرنے والوں

شَفَعَةُ الشَّفِيعِينَ ۴۸ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكَرَةِ

شَفَعَةُ	الشَّفِيعِينَ	فَمَا لَهُمْ	عَنِ التَّذْكَرَةِ
سفارش	سفارش کرنے والوں کی	پس کیا ہوا انہیں	نصیحت سے

کی سفارش ان کے حق میں کچھ فائدہ نہ دے گی۔ ان کو کیا ہوا ہے کہ نصیحت سے

مُعْرِضِينَ ۴۹ كَانَهُمْ حُمْرَ مُسْتَنْفِرَةٍ ۵۰ قَرَّتْ

مُعْرِضِينَ	كَانَهُمْ	حُمْرَ	مُسْتَنْفِرَةٍ	قَرَّتْ
روگرداں ہو رہے ہیں	گویا وہ	گدھے ہیں	بدکنے والے	جو بھاگ کھڑے ہوئے

روگرداں ہو رہے ہیں؟ گویا گدھے ہیں کہ بدک جاتے ہیں۔ (یعنی) شیر سے ڈر

مِنْ قَسْوَرَةٍ ۵۱ بَلْ يَرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِنْهُمْ

مِنْ قَسْوَرَةٍ	بَلْ	يُرِيدُ	كُلُّ امْرِئٍ	مِنْهُمْ
شیر سے	بلکہ	چاہتا ہے	ہر آدمی	ان میں سے

کہ بھاگ جاتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ ان میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ

قَرَّتْ: وہ بھاگی (شیر) فِرَارٌ (بھاگنا) دوڑنا سے ماضی واحد غائب مؤنث۔

الَّذِينَ الْخَاطِئِينَ: بحث کرنے والے گھسنے والے (نصر) خَوْضٌ سے اسم فاعل (جمع مذکر)۔

مُسْتَنْفِرَةٌ: بدکنے والی بدک کر بھاگنے والے (گدھے) مُسْتَنْفِرٌ سے اسم فاعل (واحد مؤنث)۔

سورۃ: شیر۔

آیت ۳۹ تا ۵۳: ان

آیات میں کفار کا اصل مرض

بتایا گیا ہے۔ وہ دنیا کی زندگی

کو ہی سب کچھ سمجھتے ہیں اور

آخرت سے بے خوف ہیں۔

اس لیے قرآن سے اس طرح

بھاگتے ہیں جس طرح شیر کی

آواز سے جنگلی گدھے

بھاگتے ہیں اور ایمان لانے

کے لیے الٹی سیدھی شرطیں

پیش کرتے ہیں۔

أَنَّ يُؤْتَىٰ صُحُفًا مِّنْشَرَّةٍ ۖ لَا كَلَامَ بَلٍّ ۗ لَا

أَنَّ يُؤْتَىٰ	صُحُفًا	مِّنْشَرَّةٍ	كَلَامًا	بَلٍّ	لَا
یہ کہہ دیا جائے	صحیفے/کتاب	کھلی ہوئی	ہرگز نہیں	بلکہ	نہیں

اس کے پاس کھلی ہوئی کتاب آئے۔ ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ حقیقت یہ ہے

يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ۖ كَلَّا إِنَّهُ تَذَكُّرَةٌ ۖ

يَخَافُونَ	الْآخِرَةَ	كَلَّا	إِنَّهُ	تَذَكُّرَةٌ
وہ ڈرتے	آخرت سے	ہرگز نہیں	بیشک یہ	ایک نصیحت ہے

کہ ان کو آخرت کا خوف ہی نہیں۔ کچھ شک نہیں کہ یہ نصیحت ہے۔

فَمَنْ شَاءَ ذَكَرْهُ ۖ وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ

فَمَنْ شَاءَ	ذَكَرْهُ	وَمَا	يَذْكُرُونَ	إِلَّا	أَنْ يَشَاءَ
پس جو چاہے	اسے یاد رکھے	اور نہیں	وہ یاد رکھیں گے	مگر	یہ کہ چاہے

تو جو چاہے اسے یاد رکھے۔ اور یاد بھی تب ہی رکھیں گے جب

اللَّهُ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۗ

اللَّهُ	هُوَ	أَهْلُ التَّقْوَىٰ	وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ
اللہ	وہی	ڈرنے کے لائق ہے	اور مغفرت کے لائق

خدا چاہے۔ وہی ڈرنے کے لائق اور بخشش کا مالک ہے۔

سُورَةُ الْقِيَامَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اسماء: مَنْشَرَّةٌ: کھلی ہوئی، پھیلی ہوئی تَنْشِيرٌ سے اسم مفعول (واحد مؤنث)۔

﴿آخری آیات میں بتایا گیا ہے کہ تمہاری کوئی شرط پوری نہیں کی جائے گی۔ یہ ایک نصیحت ہے جس کا جی چاہے قبول کر لے۔ جو اس نصیحت کو قبول کر لے گا اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دے گا۔﴾

سُورَةُ الْقِيَامَةِ

پہلی آیت کے لفظ الْقِيَامَةِ کو اس کا نام قرار دیا گیا ہے۔ یہ صرف نام ہی نہیں ہے بلکہ اس سورۃ کا حِوَان بھی ہے کیونکہ اس میں صرف قیامت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کا زمانہ نزول مکہ کا ابتدائی دور ہے۔